مطبُوعات

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
(بزبانِ انگریزی)

تالیف: جناب حامد علی صاحب
شائع کردہ: پاکستان سنڈیکیٹ۔ ۲۱۲ سٹفورڈ روڈ
ڈھاکہ۔ مشرقی پاکستان

قیمت: ساڑھے سات روپے۔ صفحات: ۳۹۱

زیرِ تبصرہ کتاب میں یوں تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی پوری زندگی کے نقوش اُبھارنے کی کوشش کی گئی ہے، لیکن اس کتاب کا زیادہ تر حصّہ اُن کے عہد کی فتوحات پر مشتمل ہے۔ مصنّف کی محنت قابلِ قدر ہے۔ لیکن اس میں چند باتیں ایسی ہیں جو ذہن میں خلش پیدا کرتی ہیں۔ فاضل مصنّف نے آخری نوٹ میں "جہاد" پر بحث کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اسلام کی مقدس اور پاک تعلیم کے مطابق اسلام کے ابتدائی دَور میں مسلمانوں نے جتنی جنگیں بھی لڑیں اُن کی نوعیّت سراسر مدافعانہ تھی۔ یہ ایک ایسا دعوٰے ہے جو اپنے پیچھے کوئی دلیل نہیں رکھتا۔ مسلمان مدافعت کے لئے بھی سربکف ہوئے اور اُنہوں نے انسان کو انسان کی غلامی سے نجات دلانے کے لیے بھی ہتھیار اُٹھائے۔ اُنھوں نے خود آگے بڑھ کر دنیا سے ظلم وستم اور جور وجفا کو مٹانے کی کوشش کی۔ اس لیئے جو لوگ "جہاد" کو محض ایک مدافعانہ جنگ کہہ کر اہلِ مغرب کو مطمئن کرنا چاہتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔ یہ ایک ایسا معذرت خواہانہ طرزِ فکر ہے جو اسلام کی تبلیغ کے لیے کچھ مفید ثابت نہیں ہوسکتا۔ بلکہ مزید اُلجھنیں پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔

پھر ہمیں مصنّف کے اس دعوے پر سخت حیرت ہوتی ہے جس کے مطابق اُنھوں نے چوہدری ظفراللہ خاں کو اسلامی تاریخ کا ایک بے مثال عالم قرار دیا ہے۔ مصنّف اگر چوہدری

صاحب کے لیے دل میں کوئی جذبہ احترام رکھتے ہیں تو اس کے اظہار کی کوئی دوسری صورت نکال لیتے لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ ایک طرف اپنے آپ کو ایک مؤرخ کی حیثیت سے پیش کر رہے ہیں، اور دوسری طرف انہوں نے یہ ایک ایسی خلاف واقعہ بات کی ہے جس پر خواہ مخواہ ہنسی آتی ہے اور خود اُن کی علمی ثقاہت کے بارے میں ہی ذہن میں کئی قسم کے خیالات آنا شروع ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اُن کی تصنیف میں وہ توازن نہیں ملتا جو ایک تاریخی دستاویز کی جان ہے۔

طوفان سے ساحل تک

تالیف: جناب محمد اسد صاحب (سابق لیوپولڈ ویس)
ترجمہ: مولانا محمد الحسنی مدیر "البعث الاسلامی"

شائع کردہ: مجلس تحقیقات ونشریاتِ اسلام۔ لکھنؤ

قیمت: پانچ روپے۔ صفحات: ۲۸۷

مجلس تحقیقات ونشریاتِ اسلام دین کی نشر و اشاعت کے لیے جو مفید اور کارآمد لٹریچر شائع کر رہی ہے زیرِ تبصرہ کتاب اُسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ یہ درحقیقت مشہور جرمن فاضل، جسے اللہ تعالیٰ نے ایمان کی نعمت سے نوازا ہے، کے احساسات وتاثرات کا اُردو ترجمہ ہے۔ جناب اسد صاحب کو اپنے آغازِ شباب میں مسلمان ملکوں میں گھومنے پھرنے کا موقع نصیب ہوا۔ اور اُنھوں نے مسلمانوں اور اہلِ یورپ کی ذہنی ساخت اور نفسی کیفیات کے درمیان جو بنیادی فرق ہے، اُسے سمجھنے کی کوشش کی۔ اُنھوں نے یہ محسوس کیا کہ یورپ میں لوگ سائنس کی ترقی، مال ومتاع کی فراوانی کے باوجود داخلی زندگی میں کرب محسوس کرتے ہیں، اُن کے ذہنوں میں ایک خوفناک قسم کی کش مکش موجود ہے۔ اُن کے دل بجھے بجھے سے ہیں اور وہ "سکون" کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ اُن کے مقابلے میں مسلمان مالی اعتبار سے پس ماندہ اور خستہ حال ہیں، لیکن اُن کے دل ودماغ میں اس طرح کی کوئی پریشانی نہیں جو زندگی کے توازن کو بگاڑ کر رکھ دے۔ مسلمانوں کی زندگی کے اسی امتیاز نے انہیں اسلام کے قریب کیا۔

"روڈ ٹو مکہ" پر مکمل تبصرہ ہم "ترجمان القرآن" میں شاہراہِ مکہ کے نام سے شائع کر چکے ہیں۔